بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ — قائم شدہ ۱۹۱۳ء

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۴۰ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۷ شعبان ۱۳۹۹ھ ۔ ۲۳ وفا ۱۳۵۸ہش ۔ ۲۳ جولائی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۶۶

بحرِ حکمت کے موتی، جوامعُ الکلِم، جواھرُ الکلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مُجاھدہ کے بغیر انسان ترقی کے بلند مقام کو نہیں پاسکتا

اس سے ایسی حالت ہو جاتی ہے جیسے آگ پر پانی ڈالا جائے

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ وَسَعٰی لَہَا سَعْیَہَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ کَانَ سَعْیُہُمْ مَّشْکُوْرًا ○ (بنی اسرائیل آیت ۲۰)

ترجمہ:۔ اور جن لوگوں نے ایمان کی حالت میں آخرت کی خواہش کی اور اس کے لئے اس کے مطابق کوشش بھی کی تو (یاد رکھو) ایسے ہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی قدر کی جائے گی۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْمُؤْمِنُ الْقَوِیُّ خَیْرٌ وَّ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ مِنَ الْمُؤْمِنِ الضَّعِیْفِ وَفِیْ کُلٍّ خَیْرٌ، اِحْرِصْ عَلٰی مَا یَنْفَعُکَ، وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجَزْ۔ وَاِنْ اَصَابَکَ شَیْءٌ فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ کَانَ کَذَا وَکَذَا، وَلٰکِنْ قُلْ : قَدَرُ اللّٰہِ وَمَا شَآءَ فَعَلَ فَاِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ۔ (مسلم)

ترجمہ:۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تندرست و توانا مومن کمزور صحت والے مومن سے بہتر ہے اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے۔ ہر ایک چیز میں خیر اور بھلائی ہے جو چیز نفع دیتی ہے اس کی ہمیشہ حرص رکھو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو عاجز بن کر نہ بیٹھو اور اگر تمہیں کوئی تکلیف پہنچے تو یہ نہ کہو کہ اگر میں ایسا کر لیتا تو ایسا نہ ہوتا بلکہ یہ کہو کہ میں نے کوشش کی لیکن اللہ تعالیٰ کی تقدیر یہی تھی۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ کاش کہنا اور پچھتاوے اور حسرت کا اظہار کرنا شیطان کے اثر ڈالنے کی راہ ہموار کر دیتا ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

”مجاہدہ ایک ایسی شے ہے کہ اس کے بدوں انسان کسی ترقی کے بلند مقام کو پا نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا۔ جو لوگ ہم میں ہو کر مجاہدہ کرتے ہیں ہم ان پر اپنی راہیں کھول دیتے ہیں۔ غرض مجاہدہ کرو اور خدا میں ہو کر کرو تا کہ خدا کی راہیں تم پر کھلیں اور ان راہوں پر چل کر تم اس لذّت کو حاصل کر سکو جو خدا میں ملتی ہے۔ اس مقام پر مصائب اور مشکلات کی کچھ حقیقت نہیں رہتی۔ یہ وہ مقام ہے جس کو قرآن شریف کی اصطلاح میں شہید کہتے ہیں۔“

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۱)

”وَالَّذِیْنَ جَاھَدُوْا فِیْنَا میں مجاہدہ سے مراد یہی مشق ہے کہ ایک طرف دعا کرتا رہے اور دوسری طرف کامل تدبیر کرے۔ آخر اللہ تعالیٰ کا فضل آ جاتا ہے اور نفس کا جوش و خروش دب جاتا ہے اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور ایسی حالت ہو جاتی ہے جیسے آگ پر پانی ڈال دیا جائے۔ بہت سے انسان ہیں جو نفس امارہ ہی میں مبتلا ہیں۔“

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۲۳ وفا (جولائی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اسلام آباد سے آمدہ ۲۲ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت تا حال ناساز چلی آ رہی ہے۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

داخلہ جامعہ احمدیہ

میٹرک کے نتائج نکل چکے ہیں جو طلبہ امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں اور خدمت سلسلہ کا جذبہ رکھتے ہوں اور انہیں دینی تعلیم کے حصول کا شوق بھی ہو وہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہوں۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۸ ۔ ۲۹ ۔ ۳۰ اگست صبح ۸ بجے سے جامعہ احمدیہ میں ہوگا۔ وکالتِ دیوان میں انٹرویو دینے کے بعد جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے پہنچ جاویں۔

شرائط:۔ میٹرک II ڈویژن پاس ہوں۔ ایف۔ اے کے طلبہ بھی داخلہ لے سکتے ہیں۔ عمر ۱۷ سال ہو۔ پاسپورٹ سائز کے چار ٹوپی والے فوٹو اور میٹرک یا ایف۔ اے کی سند کے ۲ عدد فوٹو سٹیٹ درخواست فارم کے ساتھ منسلک کریں۔

داخلہ کا فارم اور پراسپکٹس دفتر جامعہ سے حاصل کریں یا بذریعہ ڈاک منگوا لیں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ولادت

مورخہ ۲۱ جون ۱۹۷۹ء کو مکرمی میجر محمود صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلا فرزند عطا کیا ہے۔ نومولود مکرمی ملک برکت علی صاحب مرحوم سابق امیر جماعت حافظ آباد کا پوتا اور مکرمی محمد انشاء اللہ صاحب بھٹی آف راولپنڈی کا نواسہ ہے۔ بزرگانِ سلسلہ اور خاص طور پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو لمبی عمر والا اور خادمِ دین بنائے۔

(ظہور الدین احمد پریذیڈنٹ منگلا چھاؤنی)

پبلشر مسعود احمد ۔ پرنٹر سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ [illegible]

روزنامہ ربوہ

الفضل

۲۷ر شعبان ۱۳۹۹ھ

۲۳ر وفا ۱۳۵۸ہش

۲۳ر جولائی ۱۹۷۹ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رحمتِ بے پایاں میں تموّج کا خاص مہینہ

اللہ تبارک وتعالیٰ رحمت ہی رحمت ہے۔ اُس کی رحمت نے اس کی اپنی پیدا کردہ کائنات کے ذرّہ ذرّہ کا احاطہ کیا ہوا ہے۔ اس رحمت کے نتیجہ میں ہی ہر ذرّہ کا وجود قائم ہے اور اِسی کے طفیل وہ اُس کی ربوبیت سے فیضیاب ہو رہا اور نشوو ارتقاء کے منازل طے کر رہا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ خود اپنی رحمت کی غیر محدود وسعت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

رَحْمَتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ (الاعراف آیت ۱۵۷)

ترجمہ:۔ میری رحمت ہر ایک چیز کو حاوی ہے۔

اور وہ فرشتے جنہوں نے عرشِ الٰہی کو اُٹھا رکھا ہے اور جو رحمتِ الٰہی کی بے انداز وسعت کا ہر دم مشاہدہ کر رہے ہیں ان کی پکار بھی اُس کی جناب میں یہی ہے کہ:۔

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا (المومن آیت ۸)

ترجمہ:۔ اے ہمارے ربّ! ہر ایک چیز کا تُو نے اپنی رحمت اور علم سے احاطہ کیا ہوا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمت کی اس بے انداز وسعت کا احساس دلانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ فرمایا:۔

وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ مَا قَنَطَ مِنْ جَنَّتِهٖ اَحَدٌ۔ (مسلم کتاب التوبہ)

ترجمہ:۔ اور اگر کافر کو اللہ تعالیٰ کے خزائنِ رحمت کا اندازہ ہو تو وہ اُس کی جنّت سے ناامید نہ ہو اور یقین کرے کہ اتنی بڑی رحمت سے بھلا کون بدقسمت محروم رہ سکتا ہے۔

رحمتِ خداوندی کی بے انداز وسعت کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ وہ بعض خاص مواقع پر اپنی رحمت کو غیر معمولی جوش میں لاتا ہے اور اپنے بندوں کو موقع دیتا ہے کہ وہ اپنے خدائے رحمٰن ورحیم کی رحمتِ بے پایاں میں غیر معمولی تموّج کے اِن اوقات وایامِ خاص میں اُس کے بعض احکام بجا لاکر اپنی جھولیاں اُس کی رحمت سے بھر لیں اور اُس شخص سے بھی زیادہ مالدار بن جائیں جس کے پاس ڈھیروں ڈھیر سونا اور چاندی اور ہیرے اور جواہرات ہوں اور جس نے دُنیا جہان کی دولت کو سمیٹ کر اپنے قبضہ و تصرّف میں کر رکھا ہو۔ ایسے ہی بیش قیمت مواقع میں سے ایک رمضان کا مبارک مہینہ بھی ہے جو اَب بالکل قریب آگیا ہے اور چند دن کے اندر اندر شروع ہونے والا ہے۔

اِس ماہِ مبارک میں اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے پایاں میں غیر معمولی تموّج کی کیفیّت کا کسی قدر اندازہ اِس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اِس ماہِ مبارک کے شروع ہونے سے قبل لوگوں کو اس سے آگاہ کرتے ہوئے فرمایا:۔

يَاۤ اَيُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ، شَهْرٌ فِيْهِ لَيْلَةٌ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ۔ جَعَلَ اللّٰهُ صِيَامَهٗ فَرِيْضَةً وَّقِيَامَ لَيْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِيْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَيْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰى فَرِيْضَةً فِيْمَا سِوَاهُ۔ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ، وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ، وَشَهْرٌ يُّزَادُ فِيْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ۔ مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ وِقَايَةٌ وَّمَغْفِرَةٌ لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقُ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:۔ لوگو! تمہارے پاس عظمت اور برکت والا مہینہ آرہا ہے۔ اِس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم پر اِس مہینے کے روزے فرض کر دئے ہیں اور رات کا قیام نفل قرار دیا ہے۔ اِس میں نفلی عبادت کا ثواب اَور دنوں کی فرض عبادت کے برابر ہے۔ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنّت ہے۔ یہ مہینہ باہمی غمخواری اور ہمدردی کا مہینہ ہے اِس میں مومن کا رزق بڑھتا ہے۔ جس نے کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرایا اس کے گناہ بخشے جائیں گے اور وہ آتشِ دوزخ سے نجات پائے گا اور اس کے روزہ کے برابر ثواب پائے گا بغیر اس کے کہ اُس

(باقی ص۲ پر)

ماہِ رمضان کی آمد

فضاؤں میں جہاں کی ابرِ رحمت چھانے والا ہے

مبارک ہو کہ پھر ماہِ مبارک آنے والا ہے
فضاؤں میں جہاں کی ابرِ رحمت چھانے والا ہے

مبارک ہو تمہیں اے مومنو رمضان کی آمد
خدا اس میں نئے لطف وکرم فرمانے والا ہے

عدوِّ نوعِ انساں جس کو سب شیطان کہتے ہیں
مبارک ہو وہ زنجیروں میں جکڑا جانے والا ہے

وہ یارِ لامکانی جلوے اپنے حُسن واحساں کے
نئے انداز سے اُمّت کو پھر دکھلانے والا ہے

ہلالِ ماہِ رمضاں مُژدۂ عفو وعطا لے کر
بصد عزّ ووقار وشان وشوکت آنے والا ہے

گُہر بحرِ جہاں میں جانے ہوں کتنے نئے پیدا
فلک سے ابرِ نیساں پھر خدا برسانے والا ہے

غریبوں غم نصیبوں کی بھی قسمت جاگ اُٹھے گی
نظر ان پر کرم کی خاص وہ فرمانے والا ہے

تمہیں بھی اے گنہگارو! مہینہ یہ مبارک ہو
تمہارا ہر گنہ توبہ سے بخشا جانے والا ہے

بہارِ نَو سے گُلشن میں نبیؐ کے رونقیں ہونگی
خدا ہر غنچۂ اسلام کو مہکانے والا ہے

زہے قسمت کہ وہ خمخانۂ عالم میں خود آکر
شرابِ کُہنہ کا اِک جامِ نَو پلوانے والا ہے

چلو اے سالکو منزل کو پانے کے لئے دوڑو
کہ پھر روشن مقام اِک راہِ حق میں آنے والا ہے

دلِ صدّیق مت گھبرا تُو اپنے دردِ پیہم سے
ہلالِ نَو ترے دردوں کا درماں لانے والا ہے

محمد صدیق امرتسری
ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رمضان المبارک کے فضائل و برکات

مکرم مولوی مبارک احمد صاحب قمر مربی سلسلہ مقیم دھاڑی

رمضان المبارک کا مقدس مہینہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اپنی تمام برکات و فیوض کے ساتھ عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی برکات اور فیوض سے حصہ وافر عطا فرمائے۔ آمین۔

روزہ اسلام کے پانچ بنیادی ارکان میں سے ایک ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس مبارک مہینے کا ذکر اس طرح فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ○ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ وَالْفُرْقَانِ فَمَن شَهِدَ مِنكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ط

(بقرہ ۱۸۴، ۱۸۶)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے۔ جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تا کہ تم روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے بچو۔ رمضان کا مہینہ وہ (مہینہ) ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ وہ قرآن جو تمام انسانوں کے لئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور جو کھلے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے۔ ایسے دلائل جو ہدایت پیدا کرتے ہیں۔ اور اس کے ساتھ ہی اس قرآن میں الٰہی نشان بھی ہیں۔ اس لئے تم میں سے جو شخص اس مہینے کو پائے اسے چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے۔

پہلی آیت کریمہ اس تاریخی حقیقت پر بھی روشنی ڈال رہی ہے۔ کہ روزہ کی عبادت جملہ مذاہب عالم میں بطور فرض کے ہے چنانچہ تمام مشہور مذاہب کی مذہبی تاریخ کا اگر مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت واضح ہو جائے گی۔ اگرچہ روزہ کے اصول اور اس کے اغراض و مقاصد آب و ہوا، قوم و نسل، تہذیب و تمدن اور دوسرے حالات کے ماتحت مختلف ہیں۔ لیکن کسی ایسے قابل ذکر مذہبی سلسلے کا نام لینا بہت مشکل ہو گا۔ جس میں کلیتہً روزے سے انکار کیا گیا ہو اور اسے تسلیم نہ کیا گیا ہو۔ چنانچہ بائیبل میں مذکور ہے۔ کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام نے جبل طور پر چالیس دن کے روزے رکھے

"سو وہ چالیس دن اور چالیس رات وہیں خدا کے پاس رہا اور نہ روٹی کھائی۔ اور نہ پانی پیا"

(خروج باب ۳۴ آیت ۲۸)

عیسائی بھی حضرت عیسیٰؑ کی اتباع میں روزے رکھتے تھے۔ چنانچہ انجیل میں لکھا ہے

"اس وقت روح یسوع کو جنگل میں لے گئی تا کہ ابلیس سے آزمایا جائے۔ اور چالیس دن اور چالیس رات فاقہ کر کے آخر کو اسے بھوک لگی"

(متی)

ہندو مت میں بھی "برت" یعنی روزہ رکھنے کا اب تک رواج ہے۔ مشرکین عرب زمانۂ جاہلیت میں عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے۔ اہل یونان بھی بڑے اہتمام کے ساتھ روزہ رکھتے تھے۔ پھر اس آیت کے آخر میں روزے کا مقصد نہایت ہی جامع الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ یعنی تم تقوےٰ کی راہوں پر قدم مار سکو۔ تقوےٰ و طہارت حاصل کرنے کے لئے قدم قدم پر نفسانی خواہشات کو مارنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا منشاء کچھ اور ہوتا ہے۔ کتنے ہی امور ہیں جن سے اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے۔ مگر نفس انسانی ان کے کرنے پر آمادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بہت سی باتیں ہیں۔ جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔ لیکن نفس ان کے کرنے سے رکتا ہے۔ نفس کی اس باغیانہ طاقت کو توڑنے کے لئے اور متقی و پرہیزگار بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے روزے فرض کئے ہیں۔

دوسری آیت کریمہ میں فرمایا۔ کہ رمضان وہ مبارک مہینہ ہے جس میں قرآن مجید جیسی عظیم اور کامل کتاب کا نزول ہوا جو لوگوں کے لئے سراپا ہدایت و رحمت ہے۔ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے۔ یہ ھُدًی ہے یعنی احکام شریعت پر مشتمل نازل کی گئی ہے ہدایت کے معنی اس آسمانی شریعت کے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے کسی محبوب اور رسول کے ذریعہ دنیا میں نازل کرتا ہے۔ تا کہ وہ اپنی استعداد کے مطابق اس کی طرف رجوع کر سکیں اور اس کے انعامات کو حاصل کر سکیں اور اس کا قرب پا سکیں

اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بیان فرمایا ہے۔ یہ ایک ایسی شریعت آسمانی ہے کہ لِلنَّاسِ جس کا تعلق کسی ایک قوم یا کسی ایک ملک یا کسی ایک زمانہ کے ساتھ نہیں۔ ہر زمان و مکان میں بسنے والے انسانوں سے اس کا تعلق ہے۔ یہ ان کے لئے ایک کامل اور مکمل شریعت ہے اور ہدایت کے دوسرے معانی کی رو سے اللہ تعالیٰ یہاں یہ بھی بیان فرماتا ہے کہ یہ ایک ایسی شریعت ہے جو شخص ابتداء میں بعض باتوں کو سمجھتے ہوئے اس پر ایمان لاتا ہے۔ اور اپنی سمجھ کے مطابق اس پر عمل کرتا ہے۔ یہ کتاب اس کے دل میں مزید روحانی ترقی کی تڑپ کو پورا کرنے کے سامان بھی اس میں پائے جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ہر وقت ایسے انسان کے ساتھ رہتا ہے اور اس کی روحانی راہنمائی کرتے ہوئے بلند سے بلند مقام تک اسے پہنچاتا چلا جاتا ہے۔ اور ایسے انسان کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے انجام بخیر ہو جاتا ہے۔ اور وہ اس کی رضا کی جنتوں میں داخل ہو جاتا ہے

پھر فرمایا کہ

یہ صرف ھُدًی لِلنَّاسِ ہی نہیں بلکہ بَيِّنَاتٍ مِّنَ الْهُدَىٰ بھی ہے۔ واضح دلائل اور حکمتیں بتا کر (اپنی شریعت کو) (اپنے احکام کو) منوانے والی کتاب ہے۔ دنیا میں بہت سے لوگ تو ایسے ہوتے ہیں۔ جو دین العجائز کو اختیار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے حصہ وافر پاتے ہیں لیکن بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور فراست دی ہوتی ہے۔ فکر و تدبر کرنے کے وہ عادی ہوتے ہیں۔ اگر ان لوگوں کی تسلی کا سامان بھی اس کتاب میں نہ ہوتا تو وہ ٹھوکر کھا جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ایسے ذہنوں کی ترقی کا سامان بھی اس میں کر دیا ہے۔ یہ کتاب حکمت اور دلائل کے ساتھ اپنے احکام کو منواتی ہے۔ اور یہ کتاب ایسی ہے جو فرقان ہے۔ یعنی حق اور باطل میں تمیز کرنے والی (جہاں تک اعتقادات کا سوال ہے) اور عمل صالح اور ایسے عمل کے مابین جو فساد سے پُر ہو امتیاز کرنے والی ہے۔ اس کی تعلیم ہمیں بتا دیتی ہے کہ یہ اعمال ایسے ہیں جو خدا تعالیٰ کو محبوب ہیں اور ایسے ہیں جن میں فساد پایا جاتا ہے۔ اور فساد کو پسند کرنے والا اور فساد سے پیار کرنے والا شیطان ہی انہیں پسند کر سکتا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبت کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس قسم کے فساد کرنے والے اعمال سے تمہیں پرہیز کرنا ہو گا یہ کتاب عمل صالح اور عمل غیر صالح (جسے عربی زبان میں طالح بھی کہا جاتا ہے) کے درمیان فرق کر کے دکھا دیتی ہے۔ ...... غرض اتنی عظیم کتاب کا اس مہینے میں نزول ہوا اور پھر اسی مہینہ میں نزول ہوتا

بتاتا ہے کہ یہ ماہ بہت سی برکتیں اپنے اندر رکھتا ہے۔ پس فرمایا یہ وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم کے احکام بھی بتلائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کا قرآن کریم کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ اور جو برکتیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کی ہیں۔ جن کا اختصار سے ابھی میں نے ذکر کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ اگر تم ان برکتوں کو حاصل کرنا چاہتے ہو۔ تو رمضان کی برکتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھاؤ۔"

(خطبہ جمعہ ۲۴ نومبر ۱۹۶۷ء مطبوعہ ۲ دسمبر ۱۹۶۷ء)

روزہ کے لئے عربی میں صوم کا لفظ آیا ہے جس کے معنی ہیں رکنا۔ چپ رہنا۔ روزہ کو صبر بھی کہا گیا ہے۔ جس سے مراد ضبط نفس استقلال اور ثابت قدمی کے ہیں۔ روزے کا مقصد انسانی زندگی میں ایسا ہیجان پیدا کرنا ہے جو زندگی کے ہر گوشے میں اعلیٰ حوصلگی۔ بلند کرداری۔ درست روی۔ خدا شناسی و خدا ترسی کا مظہر ہے۔ اور روزہ کی روح یہ ہے کہ نفس کی ہر اس خواہش کو دبایا جائے۔ اور کچلا جائے جو خدا تعالیٰ کی رضا اور منشا کے خلاف ہو۔ ظاہری خواہشوں کے دبانے کے ساتھ ساتھ باطنی خواہشات اور برائیوں سے دل کو محفوظ رکھا جائے۔ جوارح انسانی مثلاً آنکھ زبان۔ کان اور ہاتھ پاؤں وغیرہ قابو میں ہوں۔ اسی طرح قلب بھی خدا تعالیٰ کی طرف جھکا ہوا ہو اور قالب بھی جسم اور جسم کا ایک ایک حصہ اطاعت و فرمانبرداری میں مشغول ہو۔ انسان کی تخلیق کا بنیادی مقصد بھی یہی ہے کہ وہ صفات الٰہیہ کو اپنے قلب صافی کے آئینہ میں منعکس کر کے ذات باری تعالیٰ کا مظہر بنے۔ اسلامی عبادات کی بھی یہی غرض و غایت ہے کہ انسان اپنی استعداد کے مطابق معرفت الٰہی حاصل کرے اور مقام عبودیت کو اختیار کر کے اپنے خالق حقیقی اور مخلوق خدا کے حقوق ادا کرنے کی جدوجہد کرے۔

روزہ ایک عاشقانہ بدنی عبادت ہے جس طرح ایک عاشق مجازی اپنے محبوب کی خاطر بھوکا پیاسا رہنا برداشت کر لیتا ہے۔ تو محبوب حقیقی بدرجہ اولیٰ اس بات کا زیادہ حقدار ہے کہ اس کی رضا کی خاطر کھانا پینا اور دیگر امور ایک وقت سے ایک وقت تک ترک کر دیئے جائیں۔ اور یہی آتش عشق اسے اس قابل بنا دیتی ہے کہ وہ کئی دنوں تک مسلسل روزے رکھتا ہے۔ دراصل رمضان المبارک محبوب حقیقی کو منانے کے ایام کا نام ہے۔ روزہ رکھنے سے جہاں روحانی بیماریاں دور ہوتی ہیں وہاں جسمانی بیماریوں کی بھی اصلاح ہوتی ہے۔ اور بعض لاعلاج امراض بھی دور ہو جاتی ہیں۔ خصوصاً ایسی امراض جن کا تعلق معدے اور نظام انہضام سے ہے۔ اس کے علاوہ صبر جفاکشی اور قوت برداشت پیدا ہوتی ہے۔ روزہ انسانی آلائشوں کے لئے بھی صابن کا کام دیتا ہے۔ درحقیقت رمضان المبارک اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور برکتوں کے نزول کا مہینہ ہے اس مہینے میں حدیث نبوی کے مطابق

فُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ
وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ
جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ
الشَّيَاطِيْنُ

جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں۔ اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے

گویا اس مہینے میں ہر طرف نیکی کی فضا عام ہوتی ہے اور شیطانی ماحول اور اس کے اثرات بہت حد تک ان ایام مبارک میں غائب ہو جاتے ہیں۔ یہی وہ مبارک دن ہیں جبکہ سارے ماحول میں یکدم تبدیلی آ جاتی ہے۔ ہر طرف ذکر الٰہی، صدقہ و خیرات تلاوت قرآن کریم۔ نوافل اور انفاق فی سبیل اللہ کی عبادات دلوں میں روحانی تپش پیدا کرتی ہے۔ اور یہی رمضان کے باطنی معنے ہیں۔ یعنی جلن، سوزش اور حرارت۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

لانہ یرمض الذنوب
ای یحرقھا۔

یعنی رمضان گناہوں کی آلودگیوں کو جلا کر بھسم کرتا ہے۔ اس لئے اس کا نام رمضان ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ ایسا موسم جس میں سختی کے ایام بھی ہوں۔ تکالیف اور مشقت کی صبر آزما گھڑیاں بھی ہوں۔ ایک طرف قرآن کریم کا نزول رمضان میں بتایا گیا ہے دوسری طرف لیلۃ القدر میں آثار سے جانے کا ذکر ہے۔ یعنی ایسی رات میں اتارا ہے۔ جو سخت تاریکی اور مصیبت پر دلالت کرتی ہے۔ پس ان دونوں آیات میں یہ بتایا گیا ہے کہ وحی و الہام کا نزول تکالیف اور مصائب کے ایام میں ہوا کرتا ہے۔ جب تک کوئی قوم مصائب و آلام میں مبتلا نہیں ہوتی اور اس کے دن راتیں نہیں بن جاتے۔ بھوک اور پیاس کی شدت سے وہ تکلیف نہیں اٹھاتی اس وقت تک خدا تعالیٰ کا کلام اس پر نازل نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام نے روزے رکھے۔ بھوک اور پیاس کی مشقت برداشت کی۔ دنیا کی طرف سے دکھ اور آزار بھی اس کے علاوہ تھی۔ جس کے نتیجہ میں ان کا قلب صافی الہام کا مورد بنا ہوتا اور محبوب حقیقی کے درمیان اسی تعلق کے استوار کرنے کے لئے رمضان کے روزے فرض کئے گئے ہیں۔ تاکہ مومن کا دل تنویر الٰہی کی آماجگاہ بنے اور بندہ اپنے آسمانی آقا کی محبت کو پا لے۔

رمضان المبارک کی ایک بہت بڑی برکت خصوصی دعاؤں کی توفیق ہے جو ان ایام میں ملتی ہے:

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ
اِذَا دَعَانِ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ
وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ
يَرْشُدُوْنَ (البقرہ ۱۸۷)

رمضان المبارک کے فیوض و برکات بہت زیادہ ہیں۔ نیز قرآن مجید کی سالگرہ ہونے کے باعث قرآن مجید کی تلاوت اور درس اس ماہ میں بکثرت ہوتا ہے۔ لوگ نمازوں میں باقاعدہ ہو جاتے ہیں۔ مسجدیں نمازیوں سے بھری نظر آتی ہیں۔ نماز تراویح۔ نماز تہجد۔ ذکر الٰہی اور خصوصی دعاؤں کی طرف لوگ توجہ دیتے ہیں۔ رمضان المبارک گویا روحانی موسم بہار ہے۔ اور مومنوں کے لئے ریفریشر کورس ہے۔ جس کے بعد سال بھر اس توازن کو قائم رکھنا آسان ہو جاتا ہے۔

ماہ رمضان ہم سے ہر سال اس قسم کے تقاضے کرتا ہے۔ جس کا تعلق ہماری اجتماعی "ٹریننگ" سے ہے۔ وقت مقررہ پر روزہ رکھنا اور وقت مقررہ پر افطار کرنا۔ امراء کو بھوک کے احساس کا تجربہ روزہ کے ذریعہ کرایا جاتا ہے تاکہ وہ پسماندہ اور طبقہ غرباء کے حقوق کی طرف متوجہ ہوں پیاس اور بھوک کی وجہ سے انسانی حس تیز ہو جاتی ہے۔ باطنی اور روحانی طور پر بھی روح میں جلا پیدا ہوتا ہے۔ مکاشفات اور اسرار الٰہی کے دقیق رموز انسان پر کھلتے ہیں۔ اس کے علاوہ انسانی ضمیر اک عبادت اور فاقہ کی ریاضت کی صورت میں سوال کرتا ہے کہ میری قوم کے فقراء اور مساکین کا کیا حال ہوگا۔ یتامیٰ اور مساکین پر کیا گزرتی ہوگی۔ بلاشبہ روزہ ایک عملی تحریک ہے۔ جو قوم میں یگانگت، باہمی اخوت و محبت۔ طاعت امیر اور فقیر کے تعلقات میں اعتدال، صلہ رحمی۔ عفت۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی طرف توجہ دلاتی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر خشیت اللہ پیدا کرتی ہے۔

روزہ اسلامی معاشرہ میں بدیوں سے رکنے اور نیک اعمال بجا لانے کے لئے محرک ہے۔ کیونکہ روزہ محاسبہ نفس کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ ماہ صیام کے ایام اللہ تعالیٰ کی رضا اور مغفرت حاصل کرنے کے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ
اِيْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ
لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِهٖ۔

یعنی جس شخص نے رمضان کا روزہ عقیدت اور ایمان کے ساتھ اور ثواب حاصل کرنے کی نیت سے رکھا۔ اس کے تمام پہلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اسی طرح حضور صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ وہ شخص نہایت ہی بدبخت ہے جس کے بوڑھے ماں باپ موجود تھے۔ اور وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا۔ اور وہ شخص بھی بدقسمت ہے جس کی عمر میں رمضان آیا اور وہ روزہ رکھ کر اپنے گناہوں کو نہ بخشوا سکا۔ اس سے بڑی سعادت اور برکت کیا ہو سکتی ہے۔ کہ انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آ جائے۔ اور اسے اپنے محبوب حقیقی کی لقاء اور رضا حاصل ہو جائے تو پھر یہ دنیا اور آخرت ہر دو جہت سے محمود ہی محمود اور بابرکت ہی بابرکت ہے

رمضان المبارک اپنی کثرت رحمتوں اور برکتوں کے ساتھ عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ آؤ ہم سب مل کر عہد کریں کہ مولیٰ کریم کے فضل و کرم سے ہم اس ماہ سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں گے۔ پورے آداب و شرائط کے ساتھ رمضان المبارک کی عبادات کو بجا لانے کی سعی کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے جدوجہد کریں گے۔ خدا کرے کہ ہم اس ماہ مبارک کی برکتوں اور رحمتوں سے حصہ وافر پائیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی جنتوں کے وارث قرار پا دیں۔

آمین یارب العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفۃ المسیح کی ذاتی نگرانی

قریباً ایک لاکھ روپے کے اخراجات

چوٹی کے علماء کی توجّہ اور جاں سوزی

ڈیڑھ سو سے زائد کارکنوں کی شب و روز محنت

قرآن مجید کے طالب علموں کا عظیم اجتماع: ۱۵ویں فضل عمر درس القرآن کلاس ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریر — یوسف سہیل شوق

صبح سات بجے کے قریب مَیں حسب معمول دفتر جانے کے لئے نکلا۔ دار الضیافت کے دونوں گیٹوں کے درمیان پہنچ کر اچانک میری نگاہ الٹی طرف اُٹھ گئی اور وہیں جیسے زمین نے میرے قدم پکڑ لئے۔ مَیں ٹھٹک کر کھڑا ہو گیا۔ ایسا نظارہ میری نظروں نے کہاں دیکھا تھا۔

مَیں نے دیکھا کہ دار الضیافت کے دونوں گیٹوں سے نکلنے والی دو سڑکوں میں سے داہنی سڑک پر نوجوان اور نوعمر لڑکے بغل میں چند کتابیں دبائے تیز تیز قدموں سے رواں دواں ہیں اس کونے سے اُس کونے تک ساری سڑک ان نوجوانوں سے اَٹی پڑی تھی، اور بائیں سڑک پر سیاہ برقعوں کا ایک سیلاب بہا جا رہا تھا اور اِس کونے سے اُس کونے تک سڑک ان سے پُر تھی۔ ان کا رخ بھی اُسی طرف تھا اور ان کے ہاتھوں میں بھی چند کتب تھیں۔

دائیں طرف والی سڑک بھی بھری ہوئی تھی اور بائیں طرف والی بھی مگر نہ تو دائیں طرف کی سڑک پر ایک بھی سیاہ برقعہ نظر آ رہا تھا اور نہ بائیں طرف کی سڑک پر کوئی نوجوان سیاہی کے اس تسلسل میں مزاحم تھا۔

مَیں حیرانی اور محویت کے عالم میں اس نظارہ کو دیکھ رہا تھا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ کہاں جا رہے ہیں؟ اور یکایک جیسے میرے ذہن کی دھند چھٹ گئی۔ آج ۱۰ر جولائی ہے اور آج صبح ۱۵ ویں فضل عمر درس القرآن کلاس کا افتتاح ہو رہا ہے اور یہ ڈیڑھ ہزار عاشقانِ قرآن اس تقریب افتتاح میں شرکت کیلئے مسجد مبارک کی طرف رواں دواں ہیں۔ اَللّٰہُ اکبر۔ اللّٰھم صلّ علیٰ محمدٍ و آلِ محمدٍ۔ بے اختیار میری زبان پر درود شریف کے کلمات جاری ہو گئے۔

یہ ڈیڑھ ہزار طلباء و طالبات پاکستان کے کونے کونے سے گرمی کے شدید گرم موسم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے امام کے ارشاد پر قرآن کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے کھنچے چلے آئے ہیں۔ ان میں ۸۷۳ طالبات ہیں اور ۶۳۵ طلباء ہیں۔ طلباء و طالبات کو تین معیاروں میں تقسیم کر کے پہلے دو معیاروں کی تدریس مسجد مبارک میں اور تیسرے معیار کی تدریس ایوان محمود میں کی جاتی ہے۔

معیار اول میں بی۔ اے پاس اور اس سے زائد تعلیم کے طلباء و طالبات پر مشتمل ہے۔ معیار دوم میں فرسٹ ایئر سے فورتھ ایئر کے طلباء و طالبات شامل ہیں اور معیار سوم میں مڈل سے میٹرک تک کے طالب علم شریک ہوتے ہیں۔

ہمارا پُراعتماد اندازہ ہے کہ دنیا میں آج قرآن کریم اور اس کے علوم کی تعلیم حاصل کرنے والے غیر پیشہ ور طالب علموں کا یہ سب سے بڑا اجتماع ہے۔ جو اپنی ہر قسم کی مصروفیات کو خیرباد کہہ کر اور تعطیلات کے دوران منائی جانے والی تفریح سے منہ موڑ کر ملک کے کونہ کونہ سے کھنچے چلے آتے ہیں۔ اس اجتماع میں ڈیڑھ ہزار سے زائد طلباء و طالبات شامل ہیں اور دنیا کے کسی کونے میں غیر پیشہ ور طالب علموں کی اتنی بڑی تعداد بیک وقت ایک جگہ پر صرف قرآنی تعلیم حاصل کرنے کے لئے جمع نہیں ہوتی بلکہ ہم تو یہاں تک کہنے کو تیار ہیں کہ دنیا بھر کی اسلامی یونیورسٹیوں میں جہاں قرآن کریم بطور مضمون پڑھایا جاتا ہے ان میں بھی قرآن کریم کی کسی ایک کلاس میں ایک وقت میں طالب علموں کی تعداد ڈیڑھ ہزار نہیں ہوتی کیونکہ یونیورسٹیوں کا دستور ہی یہ ہے کہ ایک مضمون میں طالب علموں کی تعداد ایک حد سے کبھی نہیں بڑھائی جاتی۔ اور یہ تعداد کم ہی کبھی تین ہندسوں تک پہنچتی ہے چہ جائیکہ یہ تعداد چار ہندسوں میں شامل ہو جائے۔ اس لحاظ سے ہم اس پندرھویں تعلیم القرآن کلاس کو روئے زمین پر قرآنی علوم سیکھنے والے طالب علموں اور طالبات کا سب سے بڑا اجتماع کہہ سکتے ہیں اور شہر ربوہ وہ خوش قسمت شہر ہے جس کو ہر سال اتنی بڑی تعداد میں قرآنی تعلیم کے پیاسوں کی میزبانی کا شرف حاصل ہوا ہے۔

ہماری جماعت کی نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) کے تحت یہ کلاس ہر سال گرمیوں کی چھٹیوں میں منعقد کی جاتی ہے تاکہ طلباء اس میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کر سکیں۔ اس نظارت کے ناظر محترم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری ہیں جو کہ سولہ سال تک جرمنی اور افریقہ میں تبلیغ اسلام کا فریضہ کامیابی سے سرانجام دیتے رہے ہیں۔ ایک ملاقات میں مکرم انوری صاحب نے بتایا کہ اس سال اس کلاس میں گزشتہ سال کی نسبت قریباً ڈیڑھ سو طلباء زیادہ شامل ہوئے ہیں حالانکہ اس سال تعلیمی اداروں میں بہت کم تعطیلات ہوئی ہیں اور بعض صوبوں میں ابھی تعطیلات نہیں ہوئیں اور چھٹیاں اچانک ہو جانے کی وجہ سے کلاس کی تاریخوں میں بھی عین وقت پر تبدیلی کرنا پڑی۔ انہوں نے بتایا کہ اس کلاس کا بنیادی مقصد جماعت میں تعلیم القرآن کی ترویج ہے۔ چنانچہ جماعت کے چوٹی کے عالم نہایت توجہ اور عرق ریزی سے مہینوں تیاری کر کے طلباء کو پڑھاتے ہیں اور اس کلاس کی اصل افادیت یہ ہے کہ جن طلباء و طالبات کو مرکز سلسلہ سے دور ہونے کی وجہ سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کے مواقع میسر نہیں آتے وہ چند دن مرکز سلسلہ میں رہ کر اس سے فائدہ حاصل کریں اور پھر یہ علم آگے منتقل کر سکیں۔ اس مقصد کے لئے اکثر طلبہ و طالبات ہر سال اس میں شرکت کرتے ہیں اور اس کا نصاب اس ترقی پسندانہ طریقہ پر تیار کیا جاتا ہے کہ جو پچھلے سال آ چکے ہیں وہ آگے بڑھ سکیں اور جو نئے آئے ہیں وہ شروع سے پڑھیں۔ اس طرح قریباً چھ سال کے عرصہ میں ایک دَور مکمل کر لیا جاتا ہے۔

مکرم مولانا انوری صاحب نے بتایا کہ یہ کلاس براہ راست حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی ذاتی نگرانی میں کام کرتی ہے اور اس کا نصاب اور اس کے اساتذہ کا تقرر خود حضور کرتے ہیں اور تدریس کی روزانہ رپورٹ حضرت صاحب کی خدمت میں بھیجی جاتی ہے اس کمیٹی کے انتظامات کے لئے ایک انتظامیہ کمیٹی بنائی گئی ہے جس میں مکرم مولانا انوری صاحب خود منتظم اعلیٰ ہیں۔ اس کے علاوہ مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد منتظم تدریس و امتحانات ہیں مسجد مبارک میں۔ ان کے نائب بشارت احمد امروہی اور ایوان محمود میں ان کے نائب سید عزیز احمد شاہ صاحب ہیں۔ ڈاکٹر لطیف قریشی صاحب منتظم طبّی امداد، مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب ناظر ضیافت منتظم طعام، مکرم لئیق احمد صاحب طاہر منتظم تربیت، مکرم منیر احمد صاحب عارف منتظم رہائش، مکرم محمود احمد صاحب منتظم استقبال و الوداع، مکرم محمد الدین صاحب ناز منتظم نظم و ضبط، مکرم عبد الرزاق صاحب منتظم ورزش اور مکرم حافظ مظفر احمد صاحب منتظم مذاکرہ علمیہ ہیں۔ مکرم انوری صاحب نے بتایا کہ ان منتظمین کے علاوہ قریباً دو درجن مربیان سلسلہ، ۵۰ خدام اور بیس اطفال بھی مختلف ڈیوٹیاں سرانجام دے رہے ہیں اور اہل ربوہ کے ۱۳ محترم انصار صاحبان بھی روزانہ مختلف امور کی انجام دہی کرتے ہیں۔ اس طرح لگ بھگ سوا سو افراد اس کلاس کے انتظامات میں حصہ لیتے ہیں۔ یاد رہے کہ اس تعداد میں لجنات کی تعداد شامل نہیں ہے۔ اس کلاس پر لگ بھگ ایک لاکھ روپیہ خرچ آتا ہے جس میں مہمانوں کے طعام کے اخراجات اور ان کے لئے نصابی کتب کی طباعت کے اخراجات شامل ہیں۔

دِن کا آغاز نمازِ تہجّد سے

اس کلاس میں ربوہ سے باہر سے آنے والے طلباء کی رہائش کا بندوبست جامعہ احمدیہ کے ناصر ہوسٹل میں کیا گیا ہے جہاں پر یہ طلباء منتظم تربیت مکرم لئیق احمد صاحب طاہر کی نگرانی میں اپنے اوقات گزارتے ہیں لئیق طاہر صاحب انگلستان میں بطور نائب امام مسجد لنڈن قریباً ساڑھے تین سال تک خدمت اسلام کا فریضہ ادا کر چکے ہیں اور آج کل جامعہ احمدیہ میں "موازنہ مذاہب" کے مضمون کے پروفیسر ہیں۔ مکرم لئیق صاحب نے ایک ملاقات میں بتایا کہ طلباء کی روزمرہ کی مصروفیات کا آغاز نماز تہجد سے کیا جاتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جس کے لئے شعبہ تربیت کے منتظمین طلباء کو تین بجے صبح سے اٹھانا شروع کرتے ہیں۔ ۳½ بجے نماز تہجد ہوتی ہے اور نماز تہجد کے بعد ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا جاتا ہے۔ بعدازاں طلباء ناشتہ کرنے دارالضیافت تشریف لے جاتے ہیں جہاں سے وہ روزانہ کی تدریس کیلئے مسجد مبارک یا ایوانِ محمود کی راہ لیتے ہیں۔

بعدازاں دوپہر کا کھانا دارالضیافت میں کھا کر ڈیڑھ بجے تک ناصر ہوسٹل کی مسجد "حسن اقبال" میں واپس پہنچ جاتے ہیں۔ نمازِ ظہر کے بعد طلباء آرام کرتے ہیں اور پانچ بجے نمازِ عصر کے لئے دوبارہ مسجد میں آجاتے ہیں۔ نمازِ عصر کے بعد مجلس مذاکرہ علمیہ ہوتی ہے جس کے منتظم حافظ مظفر احمد ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ پندرہ روزہ کلاس میں دس دن علماء سلسلہ کسی اہم موضوع پر تقریر کرتے ہیں جس کے بعد سوال و جواب کا موقع دیا جاتا ہے۔ ایک دن تقاریر کا مقابلہ ہوگا اور ایک دن سوال و جواب کی عمومی محفل منعقد ہوگی جس میں تین علماء سلسلہ طلباء کے سوالات کے جواب دیں گے۔

نمازِ عصر سے فراغت کے بعد طلباء کے لئے یہ لازمی قرار دیا گیا ہے کہ وہ مغرب کی نماز ربوہ کی مرکزی مسجد یعنی مسجد مبارک میں ادا کریں۔ اس کے بعد طلباء دارالضیافت میں جاکر رات کا کھانا کھاتے ہیں اور عشاء کی نماز "مسجد حسن اقبال" میں رات سوا نو بجے ہوتی ہے جس کے بعد حافظ مظفر احمد صاحب جو جامعہ احمدیہ میں حدیث میں سپیشلائزیشن کر رہے ہیں، ایک مختصر حدیث کا درس دیتے ہیں۔ مکرم لئیق احمد صاحب طاہر نے بتایا کہ نفسیات میں کوئی بات یاد کرنے کا ایک اصول یہ بتایا گیا ہے کہ سونے سے پہلے اسے دوہرا لیا جائے اس اصول کے مطابق اخلاقی موضوع پر یہ ایک حدیث نمازِ عشاء کے وقت سنائی جاتی ہے اور نماز سے فارغ ہونے کے بعد سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں طلباء کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ جلد سو جائیں تاکہ صبح تہجد کے وقت اٹھنے میں دقت نہ ہو۔

ناظم تدریس و امتحانات سے ملاقات

ہماری جماعت کے ممتاز عالم و فصیح البیان مقرر اور عظیم مجاہد آزادی مولانا محمد علی جوہر کے بھتیجے مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد اس کلاس میں قرآن مجید پڑھاتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ دیگر تدریس اور امتحانات کے بھی منتظم ہیں۔ انہوں نے ایک ملاقات میں بتایا کہ اس کلاس کا مرکزی نقطہ قرآنی علوم سے سلسلہ احمدیہ کی نئی نسل کو آگاہ کرنا ہے۔ اس غرض سے ہم امید کرتے ہیں کہ قرآن کے عاشق طلباء ہر سال اس کلاس میں آئیں گے تاکہ قرآن کی تعلیم کا ایک مکمل دور ختم ہو سکے۔ انہوں نے کہا کہ اس کے ساتھ چونکہ ہماری جماعت احیاء سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا فریضہ سمجھتی ہے اس بناء پر ہر سال قریباً سو نئی احادیث کا ایک مجموعہ چھاپ کر طلباء میں بطور نصاب تقسیم کیا جاتا اور سبقاً سبقاً پڑھایا جاتا ہے مولانا نے بتایا کہ خدا اور خدا کے رسول کا کلام عربی زبان میں ہے اس لئے اس کلاس کا ایک مدعا عربی زبان کی ترویج بھی ہے جس کے لئے مختصر اسباق پڑھائے جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کلاس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ جماعت احمدیہ کی نئی نسل کو اس علمِ کلام سے آگاہ کیا جائے جو حضرت مہدی علیہ السلام تسخیر قلوب کے لئے خدا کی طرف سے لائے تھے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ کی ایک کتاب بھی پڑھائی جاتی ہے۔ اسی طرح جماعت کو اپنی تاریخ سے آگاہ رکھنے کے لئے ہر سال دو سال کی تاریخ پڑھائی جاتی ہے اور اس کے علاوہ روزانہ ایک موضوع پر سلسلہ کے ایک عالم تفصیلی مقالہ طلباء کو سناتے ہیں اور اس کے نوٹس طلباء کو مہیا کئے جاتے ہیں۔

آپ نے بتایا کہ کلاس کا کل پرچہ سو نمبروں کا ہوتا ہے جس میں سے ۵۰ نمبر قرآن کے ہوتے ہیں۔ اس میں پاس ہونے کے لئے ۴۰ فی صد نمبر حاصل کرنا ضروری ہیں۔ اور کلاس میں پاس ہونے کے لئے قرآن کے پرچے میں پاس ہونا لازمی ہوتا ہے۔

مولانا نے بتایا کہ یہ سارا نصاب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی ہدایت پر ترتیب دیا گیا ہے اور ہر سال کا نصاب ان ہدایات کی روشنی میں مرتب کر کے علیحدہ طور پر اس کی منظوری حضور سے لی جاتی ہے۔

بچے اور بوڑھے سبھی طالب علم

اس کلاس میں چونکہ عمر کی قید نہیں اس لئے اس میں عجیب منظر بھی دیکھنے میں آتا ہے کہ ایک ستر سالہ طالب علم کے پاس ایک ۱۵ سالہ طالب علم بیٹھا قرآن کا علم حاصل کر رہا ہوتا ہے اس کلاس کے سب سے زیادہ عمر کے طالب علم ۶۹ سالہ عباس علی شاہ ہیں جو کہ ایم۔ اے عربی ہیں اور عمرکوٹ ضلع ڈیرہ غازی خان سے تشریف لائے ہیں۔ اس کلاس کا سب سے کم عمر طالب علم دس سالہ ریحان شمیم ہے جو کراچی سے آیا ہے اور چھٹی جماعت میں پڑھتا ہے۔ خواتین میں سب سے زیادہ عمر کی طالبہ محترمہ فاطمہ چیمہ اہلیہ مکرم محمود احمد چیمہ حال مبلغ انڈونیشیا ہیں اور کلاس کی سب سے کم عمر تین گیارہ سالہ طالبات ہیں جن کے نام ناصرہ تبسم احمد نگر۔ شازیہ چک ۹ شمالی سرگودھا اور منصورہ یاسمین مسقط ہیں۔ طالبات کی کلاس میں سب سے کم تعلیم یافتہ ایک چوتھی جماعت کی طالبہ عزیزہ نیلم بنت عطا محمد جڑانوالہ ہے جبکہ لڑکوں میں سے کم تعلیم یافتہ تیسری جماعت کا ایک سندھی طالب علم پرویز احمد ہے جو کہ لاڑکانہ سے آیا ہے اور سندھی کے سوا کوئی زبان نہیں سمجھتا۔

اس کلاس میں ۹۵ طلباء بی۔ اے یا اس سے زیادہ تعلیم کے ہیں جن میں ۱۷ طالبات اور ۴ طالب علم ایم۔ اے یا ایم۔ ایس سی ہیں۔ اس کے علاوہ میڈیکل کالج کے فائنل ائیر کے دو طالبعلم بھی عشقِ قرآن میں آلاتِ ڈاکٹری چھوڑ کر مسجد مبارک تشریف لے آئے ہیں۔ طالبات میں ۴ ایسی ہیں جنہوں نے ایم۔ اے ایم۔ ایس سی کے علاوہ بی۔ ایڈ کی ڈگری بھی حاصل کی ہے۔

طلباء کیا کہتے ہیں

آئیے کلاس کے طلباء و طالبات سے اس کلاس کے بارے میں باتیں کریں حافظ مبارک احمد کوئٹہ سے آئے ہیں فرسٹ ائیر میں پڑھتے ہیں، ان کا کہنا ہے۔ "میں نے اس کلاس میں شامل ہونے کے لئے خود ہی سوچا اور پھر گھر والوں سے اجازت لی۔ ہمارا مقصد دینی تعلیم حاصل کرنا اور اچھا ماحول اپنانا ہے۔ ہم نے یہاں جس سے بھی گفتگو کی اس کے اخلاق کو بہت اچھا پایا"۔ خالد خورشید کوئٹہ "ربوہ کی سادگی اور خاموشی اور دینی باتیں بہت پسند آئی ہیں۔ آئندہ سال بھی انشاء اللہ اس کلاس میں آؤں گا"۔ مرزا مظفر احمد بازید خیل پشاور دوسری جماعت کے طالب علم ہیں۔ "انشاء اللہ ہم پشاور جا کر اپنے بھائیوں کو یہ دینی باتیں بتائیں گے اور ان کی تربیت کریں گے۔ یہاں کے لوگوں کی جو محبت ہے وہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ ہم دال کھانے سے تنگ نہیں آتے۔ اگر کھانا نہ بھی ملے تو خوش رہیں گے"۔ رحیم بخش صاحب شہر سلطان ضلع مظفر گڑھ سے آئے ہیں۔ یہ نہ صرف خود آئے ہیں بلکہ اپنے اکلوتے جوان سالہ بیٹے مبشر احمد کو بھی ساتھ لائے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ پانچ چھ دفعہ پہلے بھی اپنے بیٹے کے ساتھ آچکے ہیں۔ چونکہ ان کی جماعت میں تربیت کا کوئی معقول انتظام نہیں ہے۔ اس لئے ہم قرآن کا علم سیکھنے آئے ہیں"۔ بشیر احمد انور آباد لاڑکانہ سے آئے ہیں۔ آج کل پرائمری ٹیچر ٹریننگ کا کورس کر رہے ہیں۔ ان کو اردو نہیں آتی۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ اپنا جوابی پرچہ سندھی میں لکھیں گے۔ تدریس کے متعلق انہوں نے بتایا کہ ساری بات بعض اوقات سمجھ میں نہیں آتی مگر ضروری باتیں سمجھ میں آجاتی ہیں۔ ان کی صحت ٹھیک نہیں۔ انہوں نے دعا کی درخواست کی ہے۔ مقصود احمد سانگھڑ کے چک ۲۴ جڑو سے آئے ہیں۔ زمینداری کرتے ہیں۔ مرچ کپاس اور گنا بویا ہوا تھا جس کی آج کل دیکھ بھال کی ضرورت تھی مگر قرآن اور دین کے علم کا عشق انہیں فصلات سے بے پرواہ کر کے قرآن کلاس میں لے آیا۔ ان کا کہنا ہے کہ میں انشاء اللہ اگلے سال بھی آؤں گا۔ بارہ سالہ جمیل گورنمنٹ ہائی سکول شیخوپورہ میں پڑھتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ان کو قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ انہوں نے اس کلاس میں آنے کا ذکر اپنے قائد صاحب سے کیا جنہوں نے ان کے گھر سے اجازت دلوا کر انہیں ربوہ بھیج دیا۔ انہوں نے کہا کہ تہجد کی نماز کے وقت نیند تو بہت آتی ہے مگر پھر بھی ہم خوشی خوشی اٹھتے ہیں۔

طالبات میں سب سے زیادہ عمر کی طالبہ محترمہ فاطمہ بیگم اہلیہ محمود احمد چیمہ دارالصدر جنوبی ربوہ کا کہنا ہے کہ "میں ۱۹۷۰ء سے مسلسل اس کلاس میں شرکت کر رہی ہوں صبح قرآن مجید کا درس اس قدر لطف دیتا ہے کہ سب کام چھوڑ کر دل بے اختیار مسجد کی طرف بھاگنے کو چاہتا ہے۔ میری نیت یہی ہے کہ جب تک خدا توفیق دے اس میں شامل ہوتی رہوں دنیاوی تعلیم تو ہر جگہ مل جاتی ہے دینی تعلیم حاصل کرنے کی یہی ایک جگہ ہے۔ خدا کرے ہمارے بچوں میں بھی شوق پیدا ہوتا رہے کہ وہ کلاس سے فائدہ حاصل کرتے چلے جائیں"۔

سب سے کم عمر طالب علم

دراصل کلاس کا سب سے کم سن طالبعلم ڈیڑھ سالہ داؤد ذیشان ہے جو کہ مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ مکرم مرزا یوسف نیر صاحب کا بیٹا ہے اور اپنی والدہ کے ساتھ کلاس میں آتا ہے۔ طالبات کا کہنا ہے کہ یہ بچہ نہ تو کلاس میں روتا ہے اور نہ شور مچاتا ہے۔ خاموشی سے کھیلتا رہتا ہے۔ خدا تعالیٰ بچے کی زندگی میں برکت دے اور اسے خادم دین بنائے۔ آمین۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقرر حفاظ برائے نماز تراویح

مندرجہ ذیل حفاظ کرام کا تقرر مختلف جماعت ہائے احمدیہ میں نماز تراویح کیلئے مرکز کی طرف سے کیا گیا ہے :-

۱ -	مکرم حافظ محمد اکرم صاحب	جماعتِ احمدیہ فیصل آباد	حلقہ مسجد فضل
۲ -	″ ″ رانا منظور احمد صاحب	″ ″	″ پیپلز کالونی
۳ -	″ ″ محمد یحییٰ صاحب	″ ″	″ کریم نگر
۴ -	″ ″ طالب حسین صاحب	″ لاہور	″ سول لائن
۵ -	″ ″ ناصر احمد صاحب	″ ″	″ فیکٹری ایریا شاہدرہ
۶ -	″ ″ اللہ یار صاحب	″ ″	″ شالامار ٹاؤن
۷ -	″ ″ لطف الرحمٰن صاحب	″ ″	″ سمن آباد
۸ -	″ ″ جری احمد صاحب	″ ″	″ کرشن نگر
۹ -	″ ″ میر مسعود اقبال صاحب	″ ″	″ دار الذکر
۱۰ -	″ ″ یقین محمد صاحب	″ ″	″ چھاؤنی
۱۱ -	″ ″ محمد رفیق صاحب	″ ″	″ بیرون دہلی دروازہ
۱۲ -	″ ″ ناصر احمد صاحب قمر	″ ″	″ سلطان پورہ
۱۳ -	″ ″ علم دین صاحب	″ ″	″ ماڈل ٹاؤن
۱۴ -	″ ″ عبد الوہاب صاحب	″ راولپنڈی	
۱۵ -	″ ″ احمد علی صاحب	″ اسلام آباد	
۱۶ -	″ ″ محمد اشرف صاحب	″ ٹیکسلا	
۱۷ -	″ ″ فضل الرحمٰن صاحب بشیر	″ واہ کینٹ	
۱۸ -	″ ″ احمد خاں صاحب جوئیہ	″ گجرات	
۱۹ -	″ ″ قریشی محمد حنیف صاحب سائیکل سیاح	″ گوجر خاں ضلع راولپنڈی	
۲۰ -	″ ″ غلام سرور صاحب	″ گوجرانوالہ	
۲۱ -	″ ″ عبد الحمید صاحب	″ مانگٹ اونچے ضلع گوجرانوالہ	
۲۲ -	″ ″ ظہور احمد صاحب جاوید	″ کراچی	
۲۳ -	″ ″ محمد امجد صاحب عارف	″ ″	
۲۴ -	″ ″ مظفر احمد صاحب	″ ″	
۲۵ -	″ ″ برہان محمد صاحب	″ کراچی	
۲۶ -	″ ″ مبارک احمد صاحب	″ ″	
۲۷ -	″ ″ ماہی خاں صاحب	″ ڈیرہ غازی خاں	
۲۸ -	″ ″ محمد صدیق صاحب مربی سلسلہ	″ اوکاڑہ	
۲۹ -	″ ″ مبشر احمد صاحب خالد	″ پتوکی ضلع قصور	
۳۰ -	″ ″ حفیظ الرحمٰن صاحب	″ قصور	
۳۱ -	″ ″ نصیر احمد صاحب بھٹی	″ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ	
۳۲ -	″ ″ قاری محمد عاشق صاحب	″ سیالکوٹ	
۳۳ -	″ ″ ناصر احمد محمود صاحب قمر	″ بھریا روڈ۔ نواب شاہ	
۳۴ -	″ ″ محمد اسلم صاحب	″ لودھراں۔ ملتان	
۳۵ -	″ ″ عارف اللہ صاحب	″ شیخوپورہ	
۳۶ -	″ ″ فضلِ ربی صاحب	″ بھابڑہ ضلع سرگودہا	
۳۷ -	″ ″ نصیر احمد صاحب قمر	″ بھاں امید علی ورک ضلع سرگودہا	
۳۸ -	″ ″ محمد شریف صاحب	″ گھسیٹ پور ضلع فیصل آباد	
۳۹ -	″ ″ محمود احمد صاحب بٹ	″ مردان	
۴۰ -	″ ″ رؤوف احمد صاحب نصیر	″ ساہیوال	
۴۱ -	″ ″ راحت احمد صاحب	″ کوئٹہ	
۴۲ -	″ ″ بشارت احمد صاحب	″ ربوہ	حلقہ دار الرحمت وسطی
۴۳ -	″ ″ ملک منور احمد صاحب	″ ″	″ دار الرحمت غربی
۴۴ -	″ ″ محمد ابراہیم صاحب شاہد	″ ″	″ دار الرحمت شرقی (الف)
۴۵ -	″ ″ محمود احمد صاحب ناصر	″ ″	″ دار الرحمت شرقی (ب)

اداریہ ———— (بقیہ صفحہ ۲)

(غریب) کے ثواب سے کچھ گھٹا دیا جائے۔

اور پھر ماہِ مبارک کی برکتوں کو جو اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے پایاں میں غیر معمولی تموّج کی آئینہ دار ہیں خلاصۃً بیان کرتے ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:-

وَهُوَ شَهْرٌ اَوَّلُهٗ رَحْمَةٌ وَاَوْسَطُهٗ مَغْفِرَةٌ وَاٰخِرُهٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ۔ (مشکوٰۃ)

ترجمہ:- اس مہینہ کا اوّل حصّہ رحمت، درمیانی حصّہ مغفرت اور آخری حصّہ جہنم سے چھٹکارا حاصل کرنے (یعنی جنّت کا مستحق قرار پانے) کا ہے۔

رمضان کی اس عظیم الشان برکت کی وجہ سے ہی (کہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے پایاں میں غیر معمولی تموّج کی کیفیت رونما ہوتی ہے اور وہ اس ماہِ مبارک میں پوری شرائط کے ساتھ روزے رکھنے والوں اور اس کی مخصوص عبادات کو خاص عزم و تعہد سے بجا لانے والوں کو اپنی رحمتِ بے پایاں سے نوازتا ہے یہاں تک کہ اسے جنّت کا مستحق قرار دیتا ہے) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس شخص کو بہت بدقسمت قرار دیا ہے کہ جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر وہ اپنی غفلت کی وجہ سے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے پایاں سے اپنی جھولی بھرنے سے محروم رہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے آقا و مطاع صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:-

"حدیث شریف میں آیا ہے کہ دو آدمی بڑے بدقسمت ہیں، ایک وہ جس نے رمضان پایا اور رمضان گزر گیا پر اُس کے گناہ نہ بخشے گئے (یعنی اس نے رمضان سے کوئی فائدہ نہ اُٹھایا) اور دوسرا وہ جس نے والدین کو پایا اور والدین گزر گئے اور اس کے گناہ نہ بخشے گئے (یعنی وہ والدین کی خدمت سے لاپرواہ ہی رہا)۔

اللہ تعالیٰ کی رحمتِ بے پایاں میں تموّج کا یہ مہینہ اب پھر شروع ہو رہا ہے ہمیں اِن چند ایّام میں جو اس ماہِ مبارک کے شروع ہونے میں باقی ہیں اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنی چاہئیں کہ وہ اپنے فضل سے ہمیں اِس ماہِ مبارک کے روزے رکھنے اور اس کی مخصوص عبادات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ان لوگوں میں شمولیت کا شرف بخشے جن کے لئے اُس نے اپنی رحمتِ بے پایاں سے جھولیاں بھرنا مقدّر کر رکھا ہے اور پھر ہم میں سے ہر ایک کو اس ماہِ مبارک کو اِس طور سے گزارنے کا پختہ عزم کرنا چاہیئے اور اپنی کمرِ ہمّت کس لینی چاہیئے کہ ہماری ساری لغزشیں بخشی جائیں اور خدا تعالیٰ خوش ہو کر ہمیں اپنی رضا کی جنّتوں کا وارث بنائے۔ آمین برحمتك يا ارحم الرّاحمين ۞

---

۴۶ -	مکرم حافظ قاری عاشق حسین صاحب	جماعت احمدیہ ربوہ	حلقہ مسجد مبارک
۴۷ -	″ ″ نور الزمان صاحب	″ ″	″ دار العلوم غربی
۴۸ -	″ ″ سعد اللہ خاں صاحب	″ ″	″ فیکٹری ایریا
۴۹ -	″ ″ بشیر احمد صاحب	″ کوٹلی آزاد کشمیر	
۵۰ -	″ ″ غلام حسین صاحب	″ مغلپورہ۔ لاہور	

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

درخواستِ دُعا

۱ - عزیزم ڈاکٹر عبد الماجد آف لاہور کی بچی عابدہ گُل تشویشناک طور پر بیمار ہے تا حال کوئی افاقے کی صورت نہیں ہے۔ احبابِ جماعت سے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر بچی کو اِس بیماری سے مکمل طور پر شفایابی عطا فرمائے لمبی اور فعال زندگی عطا فرمائے اور ماں باپ کے لئے قُرۃ العین بنائے۔ آمین

(امۃ الغنی اہلیہ شیخ روشن دین صاحب تنویر مرحوم ربوہ)

۲ - مکرم فضل الرحمٰن صاحب طاہر کی اہلیہ محترمہ چند دنوں سے سخت بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی صحتِ کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماہِ صیام میں
مسجد مبارک میں درس القرآن کا وقت

امسال انشاء اللہ تعالیٰ قرآن کریم کا درس مسجد مبارک میں نماز عصر کے بعد ہوا کرے گا اور افطار سے بیس منٹ قبل تک جاری رہے گا۔ احباب درس القرآن میں بکثرت شرکت کریں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

اعلان برائے توجہ لجنات اماء اللہ پاکستان

جن لجنات کی صدر صاحبات کے انتخاب کو یا نامزدگی کو تین سال گزر چکے ہیں وہ لجنات اکتوبر ۱۹۷۹ء سے قبل اپنی صدر کا انتخاب کروا کے دفتر لجنہ مرکزیہ میں اطلاع دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع میں صرف دوماہ رہ گئے ہیں۔ اجتماع کی متوقع تاریخیں ۱۹، ۲۰ر اور ۲۱ر اکتوبر ۱۹۷۹ء ہیں۔

بہت کم لجنات ہیں جن کی طرف سے اجتماع کا چندہ باقاعدگی سے آرہا ہے۔ اجتماع کے چندہ کی طرف خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ ۲۸۸ لجنات ایسی ہیں جن کی طرف سے دورانِ سال چندہ وصول نہیں ہوا۔ اجتماع کے ۱۹۷۸ء کے بقایا جات جلد از جلد ادا کریں۔ نیز چندہ ممبری کی ادائیگی کی طرف فوری توجہ کریں۔

(سیکرٹری مال لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع مورخہ ۱۹-۲۰-۲۱ر اکتوبر کو مرکز سلسلہ میں منعقد ہوگا۔ قائدینِ اضلاع اور قائدینِ مجالس سے گزارش ہے کہ آج سے ہی خدام اور اطفال کو اس کے لئے تیاری کروائیں۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

خاکسار کی بھاوجہ محترمہ بشریٰ پروین زوجہ چوہدری حسن خان صاحب گوندل چک $\frac{166}{167}$ شمالی ضلع سرگودھا مورخہ ۱۶ر جولائی ۱۹۷۹ء بروز سوموار وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحومہ میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے۔

(اللہ بخش کارکن دفتر الفضل ربوہ)

تلاش گمشدہ

میرا جوان بھائی حمید اللہ خان ہلکے بادامی رنگ کی قمیص اور ہلکے سبز رنگ کی شلوار پہنے ہوئے ہے۔ پاؤں میں ہوائی چپل ہے۔ ننگا سر۔ قد درمیانہ۔ رنگ صاف۔ مورخہ ۱۷/۷/۷۹ شام سے گھر سے کہیں چلا گیا ہے۔ کبھی کبھار دماغی عارضہ بھی لاحق ہوجاتا ہے جس صاحب کو ملے یا علم ہو پتہ ذیل پر مطلع کریں۔ مبلغ دوصد ۲۰۰ روپیہ خرچ وغیرہ کے طور پر دیا جائے گا۔

نعیم اللہ خان ابن حبیب اللہ خان ایڈووکیٹ
۲۵/۴ دار الرحمت شرقی ربوہ

ماہنامہ "خالد" — ماہنامہ "تشحیذ الاذہان"

ہمیں خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی طرف سے بڑی کثرت سے رسائل بھجوانے سے متعلق خطوط موصول ہو رہے ہیں جن سے اس امر کی نشاندہی ہوتی ہے کہ ان رسائل کی اشاعت میں تاخیر ان پر شاق گزر رہی ہے۔ یہ امر ہمارے لئے ازحد پریشانی کا موجب ہے بخصوصاً بچے اپنے پیارے رسالہ تشحیذ الاذہان سے محبت کے باعث بہت بیتاب ہیں۔

ہم حسب سابق خریداران و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی آگاہی کے لئے اعلان کرتے ہیں کہ ہردو رسائل کے پبلشر مکرم محمد شفیق صاحب قیصر مرحوم تھے، آپ وفات پاچکے ہیں۔ اس وجہ سے ماہ اپریل سے ماہنامہ خالد اور ماہ مئی ۱۹۷۹ء سے ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت بند ہے اور نئے پبلشر کے لئے ضروری کارروائی ہو رہی ہے۔

انشاء اللہ نئی تقرری کی منظوری کے بعد حسب سابق ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان کی اشاعت جاری ہو جائے گی۔

خریداران و ایجنٹ صاحبان اس عرصہ میں دعاؤں کے ساتھ ہماری مدد فرمائیں اور رسائل کی اشاعت کا انتظار فرمائیں۔

(مینیجر ماہنامہ خالد۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان۔ ربوہ)

اعلان نکاح

میری بیٹی عزیزہ نزہت الماس بنت مکرم آغا محمد عبداللہ خان صاحب (مرحوم) چیف انجنیئر آف ایران کا نکاح ہمراہ عزیزم مبشر احمد ظفر (کوالٹی انجنیئر ریسکرٹین امریکہ) ولد چوہدری فضل الدین صاحب ساکن ربوہ بعوض چار لاکھ روپے حق مہر مورخہ ۳۰/۶/۷۹ کو مشی گن امریکہ میں ہوا۔ اسی شام تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ سلسلہ کے تمام بزرگان و دیگر احباب سے درخواست دعا ہے کہ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیاوی لحاظ سے بابرکت ہو۔ (آمین)

(بیگم آغا محمد عبداللہ خان دار الرحمت شرقی ب ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم چوہدری نثار احمد صاحب ولد ڈاکٹر چوہدری محمد طفیل صاحب آف پیپلز کالونی فیصل آباد حال لندن گردوں میں انفکشن کی وجہ سے بیمار ہیں اور لندن میں زیر علاج ہیں احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد یونس دار الرحمت غربی ربوہ)

۲۔ میرے ابا جان مرزا بشیر احمد صاحب راجوروی کو پکے فرش پر پھسل کر گر جانے سے شدید چوٹ آئی ہے۔ اُٹھنے بیٹھنے اور لیٹنے میں تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ ابا جان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(بشریٰ صدیقہ بنت مرزا بشیر احمد صاحب راجوروی چک جمال ضلع جہلم)

۳۔ خاکسار کی نواسی شدید بخار کی وجہ سے بیمار ہے نیز مکرم محمد یعقوب صاحب ابن غلام محمد صاحب عرصہ سے جوڑوں کے درد کی وجہ سے صاحبِ فراش ہیں احباب سے ہر دو مریضان کی صحت کاملہ کے لئے درخواستِ دعا ہے

مبارک احمد ظفر
سیکرٹری مال جماعت احمدیہ تمرگڑھی
ضلع گوجرانوالہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴